جنوبی کشمیر میں ایک سنجیدہ شاعر: شوریدہ کاشمیری

ڈاکٹر نصیر احمد ڈار
منیوار، اننت ناگ، کشمیر

جنوبی کشمیر میں اردو زبان و شاعری بحوالہ صنف غزل کے خدوخال سنوار نے اور سلسلے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانے والوں میں شوریدہ کشمیری کا مقام منفرد اور یکتا ہے۔ وہ سخن وروں کے اس قبیل سے تعلق رکھتے تھے جو بیسویں صدی کے آخری نصب میں جنوبی کشمیر میں ادبی منظر نامے پر چھائے رہے۔ انہوں نے غزلوں میں خوب طبع ازمائی کی اور کامیاب تجربے کیے۔ ان کے غزلوں کا ایک رنگ طرز و مزاح کا ہے اور یہ مانا جاتا ہے کہ اگر وہ اس جانب سنجیدگی سے توجہ کرتے تو آج انکا شمار جنوبی کشمیر کے علاوہ ریاست جموں و کشمیر، حتی کہ برصغیر کے قابل ذکر طنز نگاروں میں ہوتا۔

جنوبی کشمیر میں شوریدہ کاشمیری اپنے عہد کے سماجی مسائل تنہائی، بے چارگی، ناکامی، شکستہ خوردگی، ناامیدی، زندگی کی تلخیاں اور بے بسی وغیرہ کو بھی موضوع بنایا ہے مگر فن پر مضبوط گرفت ہونے کی وجہ سے وہ ترسیل کی ناکامی سے بچ گئی ہیں۔ ان کے کلام میں بڑی تہہ داری پائی جاتی ہے۔ جہاں انکا لہجہ طنزیہ ہو گیا ہے وہاں تلخی بھی پیدا ہو گی ہے۔ لیکن وہ اپنے برجستہ اور بے تکلف لہجے اور گن گناہٹ سے اس تلخی کو قابل قبول بنا دیتے ہیں۔

انہوں نے ایک شاعری مجموعہ ''جذب دروں'' کے نام سے تصنیف کیا ہے جیسے کہ انہں بہت جلد جنوبی کشمیر کے ادبی حلقوں میں بلندی عطا کر دی۔ ان کے غزلوں میں کلاسیکی آب و تاب کے ساتھ ساتھ روایت کا زبردست شعور نظر آتا ہے۔ انہوں نے اردو شعر و ادب کی کلاس کیی روایات کو اپنے اندر کچھ اس طرح جذب کر لیا تھا کہ بعض اوقات ان کی غزلیں قدامت کے بوجھ

تلے دبی ہوئی نظر آتی ہیں۔ چند اشعار یوں ہیں۔

رہا کیا ہے میرے بغمائے دل میں
فقط ایک غم ہے جو پیہم ہے باقی
غم میں یوں دل کا داغ ہے روشن
شب کو جیسے چراغ ہے روشن ۱؎

شوریدہ کاشمیری کے یہاں ایسے اشعار بھی ملتے ہین جن میں انکا لہجہ عصر حاضر کے میانہ روجدید شعراء کی طرح روایت سے منسلک ہوتے ہوئے بھی نیا نیا سا ہے۔ چند اشعار درج ذیل ہیں۔

کیا جانے ہم خود بدلے ہیں یا دینا ہی بدلی ہے
جانے پہنچانے لوگوں میں بے گانے سے لگتے ہیں ۲؎

اس نوع کے اشعار سے انداز ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنی سوچ وفکر، لہجے اور تخلیقی رویے کو ذرا سا اور فروغ دیتے تو ان کی اہمیت اور معنویت میں اوا ضافہ ہوتا۔

شوریدہ کاشمیری اپنی ایک کتاب ''خطاب خامہ'' میں خود اپنی شاعری سے مخاطب فرماتے ہیں۔ میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ میری شاعری جھوٹ موٹ کا رونا دھونا اور خیالی عشق بازی نہیں۔ اس میں قلبی واردات، سیاسی، اخلاقی اور دوسرے خیالات کا بھی نظم ہوتے رہتے ہیں۔''

انہیں بنیادی خیالات کو شوریدہ کاشمیری نے اپنی غزلوں میں یوں باندھا ہے۔

حسن وخوبی کی ہے شیدا شاعری خود بخود ہوتی ہے پیدا شاعری
انفس وآفاق میں دکھلائے ہے قدرت حق کا تماشا شاعری ۱؎

شوریدہ کاشمیری کو زمانہ طالب علمی سے ہی شعر گوئی سے شغف تھا۔ وہ مزاجا لڑکپن ہی سے ہی عاشقانہ تھے۔ جیسا کہ وہ خود ہی فرماتے ہیں۔

عجیب تھا ہائے کالج کا وہ دور طالب علمی
جب آتے جاتے میں ہوتا تھا ہم پہلوئے جانانہ۔

اردو ادب کے بڑے صاحب طرز اور عہد ساز شعراء کے علاوہ بھی شوریدہ کاشمیری کی شاعری پر بالخصوص اپنی غزلوں پر اثرات کہیں کنایتا اور کہیں وضاحتاً نمایاں ہیں۔ ذیل کے چند

اشعار بطور نمونہ تحریر پیش کیا گیا ہے۔

وہ خسار دیکھے کوئی کس طرح اسے نور میں وہ چھپانے لگے

حسن درجہ شعلہ بار ہوا لاکھ پردوں سے آشکار ہوا

شوریدہ کاشمیری اخری ایام میں اننت ناگ چلے گئے وہاں انکا انتقال ہوا اور ان کی شوریدہ سری کو بھی وہاں کی بیوں اور مٹی نے ہی اسودہ کرلیا۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میؔر سے صحبت نہیں رہی

جنوبی کشمیر میں شوریدہ کاشمیری کی کلہم شاعری کو مدِ نظر رکھ کر آخرمین ہم بس یہی کہہ سکتے ہیں کہ انکے یہاں موضوع کا تنوع، الفاظ کی سادگی، تمثیل، علامتی پیرایہ، حکایتی انداز، مناسب و متضاد الفاظ، رمزیہ و اشارتی طریقہ کار لہجے کا زخمی پن، حزنیہ کیفیات، ان تمام عناصر سے مرکب شوریدہ کاشمیری کی شاعری ان کے ادبی تدفین اضافے کا باعث ہے وہ مختلف زاویوں سے تفہیم و تعبیر کا تقاضہ کرتی ہے جو شعر میں بڑا انماک رکھتے۔اردو کے کلاس کی شاعر سرمایا، فن کے اسرار و رموز، بیان اور حُسنِ بیان پر قدرت رکھتے ہیں اور جنوب کے اچھے صاحبِ فکر شاعر ہیں۔انہوں نے شاعری کے روایت کو جنوبِ کشمیر میں نہ صرف آگے بڑھایا بلکہ اِس کو مستحکم بھی کرلیا گیا۔

☆☆☆

حوالہ جات:

۱۔کشمیر میں اردو از عبدالقادر سروری۔جلد دوم،ص ۳۹۱۔۳۹۲
۲۔شیرازہ۔کلچرل اکیڈمی سرینگر۔جلد ۵۲ گوشہ شوریدہ کاشمیری۔